احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 31/ اکتوبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 31/اکتوبر 2012ء 14 ذوالحج 1433 ہجری 31/اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 252

خانہ کعبہ کی تعمیر

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ بنائی (یہ کہتے ہوئے کہ) میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھ۔ (الحج:27)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے توحید اور انسانی قدروں کو قائم کیا

امن وسلامتی کو پھیلانے کیلئے اپنے حق بھی چھوڑنے پڑیں تو چھوڑ دیں

ایک دوسرے کیلئے قربانی کی روح ترقی کرجائے تو جماعت کے بہت سارے مسائل حل ہوجائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 27/اکتوبر 2012ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ عیدالاضحیٰ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:10 بجے بیت الفتوح لندن نماز وخطبہ عیدالاضحیٰ کیلئے تشریف لائے۔ حضور انور نے نماز عید پڑھانے کے بعد خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر ساری دنیا میں براہ راست نشر کیا گیا۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد نے دنیا کے کونے کونے میں اس خطبہ سے استفادہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس خطبہ عید میں بھی گزشتہ خطبہ جمعہ کے مضمون کے ہی ایک حصہ کو میں بیان کروں گا۔ حضور انور نے آخری زمانے کے متعلق آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ علامات ونشانیوں کا ذکر فرمایا۔ اوران کی تفصیل وتشریح بھی بیان فرمائی اور فرمایا کہ ایسے زمانے کے بعد جس میں علم اور ایمان ضائع کردیا جائے گا ایمان اور قرآن کریم کی تعلیم کے دنیا میں دوبارہ قائم ہونے کی خبریں بھی موجود ہیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہورہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی توحید کے قیام کی خاطر تھی اور ان کے ذریعہ سے انسانی قربانی کی رسم کو ہمیشہ سے ختم کردیا گیا اور اس کے ساتھ ہی انسانی قدروں کو بحال کیا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے توحید کے قیام اور انسانی قدروں کے قائم کرنے کیلئے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو استوار کیا۔ تاکہ دنیا کو خدائے واحد کی طرف جھکنے والا بنایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اس توحید کے قیام کیلئے ایک نبی کے مبعوث کئے جانے کیلئے جو دعائیں کی تھیں وہ بھی خدا تعالیٰ نے سن لیں اور آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپؐ نے اس خانہ کعبہ کو ہر قسم کے بتوں سے پاک کردیا اور توحید کے قیام کیلئے اور دنیا میں امن کے قیام کیلئے ہر قسم کی قربانیاں دیں اور توحید کو نہ صرف قائم کردیا بلکہ آئندہ بھی توحید کے قیام کیلئے آسمان کی طرف سے ہونے والے واقعات کے متعلق بھی اطلاعات دیں جو کہ اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں اور ہورہی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی توحید کے قیام کیلئے کوششیں فرمائیں اور آپ کی بعثت کا مقصد بھی صرف توحید کو دنیا میں قائم رکھنا ہے اور اس مقصد کیلئے خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیابی کی خوشخبریاں دیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے پر کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ تسلی نہ دی ہو کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ خدا مجھے کامیاب کرے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ 125 سال کا زمانہ اس بات پر گواہ ہے کہ احمدیت کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی مگر خدا کے فضل سے احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلتا چلا جارہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا ہر قربانی کی عید ہمیں اس طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے کہ ہم نے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو اس درخت کے سینچنے کیلئے ہر وقت نہ صرف تیار رہنا ہے بلکہ جس وقت جس چیز کی ضرورت ہو وہ پیش کردینی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں اس بات کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ جماعت کیلئے قربانی کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کیلئے بھی قربانی کا اظہار ہونا چاہئے ہر شخص کو ہر دوسرے شخص کیلئے بھی قربانی دینی چاہئے۔ اگر یہ روح ہماری جماعت میں ترقی کرے گی تو جماعت کے بہت سے اندرونی مسائل بھی خودبخود ختم ہوجائیں گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا حق تھا اس لئے ہم نے لینا ہے دوسرا فریق جو ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارا حق تھا۔ اور ثابت کرنے کی کوششیں کرتا ہے۔ دونوں فریق اس بات پر لڑتے رہتے ہیں اور جو تعمیر کیلئے وقت ہے وہ ضائع ہوجاتا ہے۔ ترقی کیلئے جو وقت دینا ہے وہ ضائع ہوجاتا ہے اگر دونوں ضد پر اتر آئیں تو کبھی کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے کہ وہ ہر قسم کے نقصان کو پورا کرتا ہے اور اس بات کی کوشش کا حصہ بنتا ہے کہ ہم نے امن اور سلامتی کو پھیلانے والا بننا ہے تو اگر اپنے حق چھوڑنے بھی پڑیں تو چھوڑ دینے چاہئیں۔ جب یہ سوچ پیدا ہوگی پھر دیکھیں ہمارے معاشرے میں ہماری جماعت کے افراد کے اخلاق میں مزید خوبصورتی اور نکھار پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ہر سطح پر ہم قربانی دینے والے ہوں۔ صرف عید پر بکروں کی قربانیہ کریں بلکہ اس قربانی کو ہر سطح پر جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر پر فرمایا۔ اب خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔ دعا میں شہداء اور ان کے خاندانوں، اسیران، مالی قربانی کرنے والوں، واقفین زندگی، ہر بیمار اور ضرورتمند اور تمام انسانیت کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انسانیت کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائے۔ آمین۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

ہفتہ تعلیم القرآن

۞ سال 2012ء کا چوتھا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 9 تا 15 نومبر 2012ء منایا جارہا ہے۔

تمام امراء کرام اور سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔ ہر فرد جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔ مورخہ 9 نومبر 2012ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل وبرکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کرکے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کرکے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کرکے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دوران ہفتہ جاری کریں۔

☆ دوران ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل وبرکات قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کرکے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ نومبر 2012ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

مکرم قیصر محمود صاحب

حضرت مسیح موعود کی 30 کتب کا مطالعہ ایک ماہ میں

روزانہ 24 صفحات سے تمام اردو کتب کا سال میں مطالعہ مکمل

ایک علمی تقریب میں ایک بزرگ نے دیگر نصائح کے ساتھ ایک نصیحت یہ بھی کی کہ اگر ہم تھوڑی سی کوشش کریں تو حضرت مسیح موعود کی وہ کتب جو ضخامت میں چھوٹی ہیں انہیں ہم چند روز میں پڑھ سکتے ہیں اور اس طرح ہمیں ایک اعتماد حاصل ہو جائے گا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی اتنی تعداد میں کتب پڑھ لی ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے چند ایک کتب کے نام لے کر بھی بتایا جیسے رسالہ الوصیت، فتح اسلام اور راز حقیقت وغیرہ۔

میں نے جب اس سلسلہ میں چیک کیا تو پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعود کی 36 کتب ایسی ہیں جن کے صفحات کی تعداد 50 صفحات سے کم یا اس کے لگ بھگ ہے۔ اگر ہم پختہ ارادہ سے ان کتب کا مطالعہ کرنا چاہیں تو ہم صرف ایک ماہ میں حضرت مسیح موعود کی یہ 36 کتب پڑھ سکتے ہیں۔ آئیں دیکھتے ہیں یہ کتب کون کونسی ہیں اور کس جلد میں ہیں اور یہ ساری وہ کتب ہیں جو اردو زبان میں ہیں۔

نمبر شمار	جلد نمبر	نام تصنیف	صفحات
1	2	پرانی تحریریں	46
2	2	سبز اشتہار	24
3	3	فتح اسلام	48
4	3	توضیح مرام	52
5	4	آسمانی فیصلہ	46
6	4	نشان آسمانی	58
7	6	برکات الدعا	40
8	6	حجۃ الاسلام	30
9	6	سچائی کا اظہار	12
10	9	نور القرآن (1)	49
11	10	معیار المذاہب	33
12	12	استفتاء	34
13	12	محمود کی آمین	8
14	12	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	49
15	13	ضرورۃ الامام	49
16	14	راز حقیقت	24
17	14	کشف الغطاء	50
18	14	حقیقۃ المہدی	47
19	15	ستارہ قیصریہ	18
20	15	روئیداد جلسہ دعا	40
21	17	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	34
22	18	ایک غلطی کا ازالہ	12
23	18	دافع البلاء	28
24	18	گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے	32
25	18	عصمت انبیاء	47
26	19	تحفۃ الندوۃ	16
27	19	ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی	11
28	19	سناتن دھرم	15
29	20	لیکچر لاہور	56
30	20	لیکچر سیالکوٹ	48
31	20	لیکچر لدھیانہ	50
32	20	الوصیۃ	34
33	20	تجلیات الٰہیہ	24
34	20	قادیان کے آریہ اور ہم	44
35	20	احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے	31
36	23	پیغام صلح	52
		ان 36 کتب کے کل صفحات	**1291**

ان 36 کتب کے کل 1291 صفحات ہیں۔ یعنی اگر اوسط لگائی جائے تو فی کتاب صرف 35 یا 36 صفحات کی بنتی ہے۔ کیا ہم تھوڑی سی محنت کر کے یہ 36 کتب صرف 36 یوم میں ختم نہیں کر سکتے؟ اگر ہم یہ کر لیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی کل کتب میں سے 1/3 کتب پڑھ لی ہیں۔

اسی طرح ایک اور بزرگ نے خدام کو اس طرح توجہ دلائی کہ اگر ہم روز حضرت مسیح موعود کی کتب کے 25-20 صفحات کا مطالعہ کریں تو ایک، ڈیڑھ سال میں حضرت مسیح موعود کی ساری کتب پڑھ سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نصیحت فرمائی تھی کہ جب ہم حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ شروع کریں تو وہ کتب پہلے پڑھیں جو آپ نے آخر میں لکھی ہیں (یعنی روحانی خزائن کی جلد نمبر 23 سے شروع کریں نہ کہ جلد نمبر 1 سے) روزانہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے کچھ نا کچھ صفحات کے مطالعہ کے بارہ میں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ بھی ایک ارشاد ملا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 13 مئی 1967ء کو خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب کے موقع پر خطاب میں آپ نے فرمایا ''...... جو وقت آپ ضائع کر رہے ہیں اس کا چوتھا حصہ بھی آپ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ میں خرچ کریں تو آپ دس بیس صفحات روزانہ پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ پانچ صفحات روزانہ بھی پڑھیں تو ایک ماہ میں آپ 150 اور سال میں 1800 صفحات پڑھ لیتے ہیں اور کہنے کو صرف پانچ صفحات روزانہ ہیں''۔

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 45)

میں نے چیک کیا تو حضور کی اُردو کتب کے صفحات کی تعداد لگ بھگ 8500 کے قریب بنتی ہے۔ اس طرح اگر ہم روزانہ صرف 23,24 صفحات کا مطالعہ کریں تو حضرت مسیح موعود کی تمام کتب ایک سال میں پڑھ سکتے ہیں۔ (90 کتب اور رسالہ جات میں صرف 21 کتب عربی میں ہیں اور اکثر عربی کتب کے ساتھ اُردو ترجمہ بھی موجود ہے) پھر ایک اور بات کہ اگر ہم روحانی خزائن کی تین جلدوں 18، 19 اور 20 کا مطالعہ کر لیں تو ہم حضرت مسیح موعود کی 24 کتب کا مطالعہ کر لیں گے۔

اس ضمن میں ایک دلچسپ بات آپ کے ساتھ share کروں گا۔ کچھ عرصہ قبل میری اہلیہ نے وقف عارضی کی اور جب آخری روز وقف عارضی کے فارم کو پُر کرنے لگیں تو دیکھا کہ اس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ ان 15 یوم میں حضرت مسیح موعود کی کتنی کتب کا مطالعہ کیا؟ اب وہ پریشان تھیں کہ یہ خانہ خالی نہیں رہنا چاہئے۔ میں نے انہیں کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں میں آپ کو حضرت مسیح موعود کی تین چھوٹی چھوٹی کتب دیتا ہوں جسے آپ کچھ ہی دیر میں پڑھ سکتی ہیں۔ چنانچہ انہیں میں نے راز حقیقت (صفحات 24)، ایک غلطی کا ازالہ (12 صفحات) اور سناتن دھرم (15 صفحات) دیں اور کہا کہ انہیں پڑھ لیں اور رپورٹ میں لکھ لیں۔ چنانچہ جب میں دفتر سے واپس گھر آیا تو وہ یہ تین کتب پڑھ چکی تھیں۔ اگر ہم اس سلسلہ میں اپنے بیوی بچوں کی اگر تھوڑی سے مدد کریں تو ان کو ہم مطالعہ کا شوق دلا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرنے والے ہوں اور وہ خزائن اکٹھے کرنے والے ہوں تو بانٹنے کیلئے آپ تشریف لائے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوراک

رسول اللہ ﷺ کی غذا انتہائی سادہ ہوتی تھی۔ آپؐ جو کی روٹی کھا لیتے اور کبھی نہ ملتی تو رات خالی پیٹ بھی گزار دیتے۔ آپؐ سرکہ کو بھی سالن کے طور پر استعمال فرما لیتے اور فرماتے کہ سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔ آپؐ پرندوں کا گوشت بھی کھا لیتے۔ مرغی کا بھی، بکرے اور دنبہ کا بھی۔ آپؐ نے پٹھ کے گوشت کو بہترین قرار دیا ہے۔ فرمایا بہترین گوشت پشت کا گوشت ہے دستی کا گوشت بھی آپ کو پسند تھا بلکہ ایک دفعہ تو ایسا ہوا۔ حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی۔ آپ کو دستی کا گوشت پسند تھا۔ میں نے آپ کی خدمت میں دستی پیش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اور دستی دو۔ میں نے اور پیش کی۔ آپ نے پھر فرمایا کہ مجھے دستی دو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں! آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں دستی مانگتا رہتا تم مجھے دستی دیتے جاتے۔ سبزیوں میں کدو بھی آپ کو پسند تھا۔ حضرت انس بن مالک بتاتے ہیں ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا۔ جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ پیالے سے کدو چن چن کر تناول فرمانے لگے۔ اس دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

رسول اللہ ﷺ زیتون کا تیل بھی استعمال فرماتے اور فرماتے زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے استعمال کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔ آپؐ بھنا ہوا گوشت کھاتے۔ ایک دفعہ تو صحابہؓ کے ساتھ مسجد میں بھی کھایا۔ ثرید بھی تناول فرماتے۔ فرمایا کرتے عائشہؓ کو دوسری عورتوں پر وہی فضیلت ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر۔ پنیر، ستو، کھجور بھی کھا لیتے۔ بلکہ حضرت صفیہؓ کا ولیمہ ہی ستو اور کھجور سے کیا تھا۔ آپؐ چقندر بھی استعمال فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ سے فرمایا اے علی! اس میں سے کھاؤ یہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔ تازہ کھانا ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ پہلے سے بچا ہوا کھانا کھا لیتے تھے۔ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتے اور کھانا کھا کر یہ دعا کرتے۔ ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور فرمانبردار بنایا۔ فرماتے جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اس کے شروع میں اور آخر میں۔ رسول اللہ ﷺ ہر قسم کے ممکن الحصول پھل مثلاً تربوز، خربوزہ، کھجور وغیرہ بھی تناول فرماتے۔ جب کوئی شخص آپ کو پھل پیش کرتا تو آپؐ دعا کرتے اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے شہر میں برکت نازل کر اور ہمارے صاع اور مد میں بھی برکت ڈال۔ پھر آپؐ سب سے چھوٹا بچہ دیکھتے، اسے بلاتے اور یہ پھل اسے عطا فرما دیتے۔

(شمائل الترمذی)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جرمنی کے دورہ 2011ء کے دوران

واقفین نو کلاسز میں شفقتوں کے اچھوتے انداز اور انمول و پُر معارف نصائح

مکرم افتخار احمد انور صاحب

نماز میں توجہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19 جون 2011ء کو واقفات نو (لجنہ) جرمنی کی کلاس میں شرکت فرمائی اور مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ نماز میں توجہ قائم رکھنے کے بارے میں ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ میں اپنے خاوند کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتی ہوں لیکن کہیں نہ کہیں میری توجہ ہٹ جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے اقم الصلوٰۃ کہ نماز قائم کرو اور قائم کرنا کیا ہوتا ہے کسی چیز کو مضبوطی سے کھڑا کرنا۔ تو مضبوطی سے کھڑی اس وقت کوئی چیز کی جاتی ہے جب وہ نیچے گر رہی ہو تو انہوں نے فرمایا نماز میں جو مختلف خیال آتے ہیں تو نماز نیچے گر رہی ہوتی ہے۔ پھر جلدی سے ایک دم توجہ پیدا ہو جائے تو اس کو کھڑا کرنے کی کوشش کرو۔ استغفار پڑھو، دعا کرو، اعوذ باللہ پڑھو اور پھر توجہ کرو۔ آہستہ آہستہ اسی طرح ہوتا ہے نماز میں تین رکعتیں پڑھی ہیں دو رکعتوں میں ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے انسان ایک رکعت توجہ سے پڑھ لیتا ہے۔ کوشش یہ کرو ایک سے دو پہ آؤ۔ دو سے تین پہ آؤ جو عمل ہے نماز کا، سجدہ ہے، اقامت ہے، قعدہ ہے، بیٹھنا التحیات پر، دو سجدوں کے درمیان، ہر ایک دعا پہ اگر الفاظ کا ترجمہ آتا ہو اس پر غور کرو تو اس کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ پھر سجدے میں اپنے لئے دعا کرو تکلیف ہو درد ہو تو انسان دعا کرتا ہے اپنے لئے۔ اس وقت نماز کی اور حالت ہوتی ہے۔ تو یہ کوشش کرو نماز میں دعا کرو اپنے لئے کہ اللہ تعالیٰ میری اصلاح کرے پاکیزگی عطا کرے۔ درد کے ساتھ جو دعا کرو گی تو توجہ پیدا ہوگی۔ کوئی نہ کوئی ایشو ایسا ہوتا ہے جس سے دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اس کو پہلے اپناؤ اس طرح تعلق بڑھتا جاتا ہے۔ یہ جو کیفیت ہے یہ ہر وقت ایک جیسی بھی نہیں رہتی۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرنی ہو فوری طور پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک نارمل دعائیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ توجہ قائم رکھنی چاہئے۔ لیکن یہ نہیں کہ ایک دفعہ میں نے جمعہ میں مثال دی تھی۔ حضرت مصلح موعود نے مثال دی ہے ایک شخص تھا وہ ایک مسجد میں گیا تو وہاں امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے، یہ جا کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ لیکن یہ شخص جو گیا اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو نماز پڑھتے پڑھتے بتایا کہ جو امام آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھا رہا ہے اس کے دل کی کیفیت یہ نہیں ہے کہ نماز کی طرف توجہ ہو۔ بلکہ وہ مولوی صاحب جو تاجر پیشہ تھے یہ سوچ رہے ہیں کہ میں امرتسر سے یا فلاں شہر سے یہ سامان خریدوں گا پھر دہلی لے کر جاؤں گا اور وہاں جا کر بیچوں گا۔ پھر دہلی سے میں کلکتے جاؤں گا، وہاں جا کر بیچوں گا۔ وہاں سے میں مکہ جاؤں گا۔ بجائے اس کے کہ حج کروں یا مکہ کا طواف کروں یا مدینہ جا کر اپنے جذبات کا اظہار کروں۔ رقت پیدا کروں وہاں جا کر سامان بیچوں گا۔ پھر وہاں سے میں بخارا جاؤں گا رشیا میں۔ یا اسی طرح فرینکفرٹ سے کوئی چلے کولون جائے پھر وہاں سے ہمبرگ جائے وہاں سے پھر کہیں اور جائے اپنا سامان بیچتا ہوا۔ تو جو شخص پیچھے نماز پڑھ رہا تھا اس نے نماز توڑ دی اور علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے لگ گیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو لوگوں نے جو باقی نمازی تھے مولوی صاحب سے کہا کہ اس نے آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اور توڑ کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ امام بہت ناراض ہوا کہ تم نے یہ کیا کیا۔ پتہ نہیں کہ نماز توڑنے کا اور امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اس نے کہا مولوی صاحب بات یہ ہے کہ میں بوڑھا اور کمزور آدمی ہوں۔ امرتسر سے آپ دہلی گئے اس وقت میں آپ کے ساتھ چلا گیا۔ پھر دہلی سے آپ کلکتے پہنچ گئے میں چلا گیا۔ مکہ تک بھی میرا خیال تھا آپ کا ذہن صاف ہو جائے اللہ اور اس کے رسول کا خیال آ جائے لیکن آپ تو اس سے بھی آگے جا رہے تھے، میں کمزور آدمی آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا اس لئے میں پیچھے ہٹ گیا۔ تو یہ نمازیں ایسی نہیں ہونی چاہئیں، مختلف پھر خیال آتے چلے جائیں۔ جہاں توجہ پیدا ہو وہیں اعوذ باللہ (-) پڑھ کے پھر واپس آؤ۔ نماز کی توجہ کی طرف، آہستہ آہستہ کوشش کرو ایک وقت ایسا آتا ہے توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ سو فیصد ذوق کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے بہت بڑے مجاہدے کے بعد۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ نمازیں پڑھو گے تو منزلیں طے کر لو گے بلکہ منزلیں طے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے جہاد کرتے رہو۔ یہ جہاد ہے مسلسل کوشش کرتے رہو۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ایک شخص نے سوال کیا جو اپنے آپ کو سمجھتا تھا کہ بہت پہنچا ہوا بزرگ ہوں اور میں نے ساری منزلیں طے کر لی ہیں۔ اتنی منزلیں طے کر لی ہیں کہ مجھے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اب میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں تو اس نے یہ سوال کیا کہ اگر ایک شخص کشتی میں بیٹھا سمندر میں جا رہا ہو یا دریا میں جا رہا ہو۔ کشتی پانی میں تیر رہی ہے اور جب کنارہ آ جائے تو کیا اتر جانا چاہئے؟ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ اس کا سوال کیا ہے کہ میں اتنا پہنچا ہوا بزرگ ہو گیا ہوں کہ مجھے نمازوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی بھی حالت ہو جاتی ہے بعض لوگوں کی تو آپ نے کہا ٹھیک ہے اگر تم ایسے سمندر میں ہو جس کا کوئی کنارہ ہے تو اتر جاؤ، لیکن اگر کوئی ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے تو پھر جب تم اترو گے تو ڈوب جاؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ تو ایک بے انتہا اور بے کنارے کا سمندر ہے اس تک پہنچنے کے لئے اگر تمہیں یہ خیال ہے کہ تم ایک دن میں ذوق کی منزلیں طے کر کے اس تک پہنچ جاؤ گی تو مستقل حالت نہیں رہتی ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان کی مستقل حالت نہیں رہتی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا انسان کی مستقل حالت نہیں رہتی۔ کبھی ایک روحانی کیفیت طاری ہوتی ہے اگلے دن نہیں ہوتی اس کی کوشش ہونی چاہئے۔ نیت نیک ہونی چاہئے۔

اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ایک بڑا اچھا آسان راستہ بتا دیا۔ انما الاعمال بالنیات کہ اگر تمہاری نیت نیک ہے تو ٹھیک ہے اگر تمہاری نیت بد ہے تو بہرحال گناہ ہوگا۔ ٹھیک ہے نیت نیک ہو تو انسان بار بار واپس آتا ہے۔ پھر نماز کو قائم کرتا ہے توجہ پیدا کرتا ہے۔

ایک اور سوال اس واقفہ نو نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ فجر کی نماز سے پہلے کوئی خواب آتی ہے تو وہ سچی ہوتی ہے اور مجھے خواب آئی ہے اور وہ سچی ہے کہ میں آپ کے ساتھ بات کر رہی ہوں۔ حضور نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے۔ بات یہ ہے خوابیں سچی بھی ہوتی ہیں اور ضروری نہیں کہ فجر کے وقت ہی آئے اور وہ سچی ہو۔ فجر کے بعد آنے والی خوابیں بھی سچی ہوتی ہیں۔ بعضوں کو دوپہر کے وقت ایسی خواب آ جاتی ہے کہ سچی ہوتی ہے بعضوں کو دن میں ہی جاگتے وقت کشفی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی شرط نہیں کہ ضرور ہی سچی ہو۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور وہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ نہیں۔ شیطانی خواب تو نہیں۔ اگر تو اس کا تعلق اللہ سے ہے اور ان باتوں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہے۔ پھر ٹھیک ہے۔ حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی میں خوابوں کی حقیقت بیان کی ہے۔ اس کے پہلے پچاس صفحے دوبارہ غور سے پڑھو۔ اس میں خوابوں کی حقیقت بیان کر دی ہے کہ خوابیں مختلف قسم کی آتی ہیں اور خوابیں تو بہت سارے برے لوگوں کو بھی آ جاتی ہیں بلکہ بدمعاش عورتوں کو بھی خوابیں سچی آ جاتی ہیں۔ تو صرف خوابوں پر انحصار نہ کرو لیکن اگر کوئی خواب آ جاتی ہے اور وہ سچی بھی ہو جاتی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اس پر انسان کو فخر نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے خواب آئی ہے اور وہ سچی ہو گئی ہے چار، چھ یا دس خوابیں ٹھیک ہے۔ جتنی خوابیں اگر سچی ہوتی ہیں تو شکر گزاری ہو۔ تب اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا ہوگا۔ خوابیں تو آ جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا خوابوں پہ انحصار نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ خواب کوئی اپنی کوشش سے تو نہیں دیکھ سکتا، خواب دکھانا تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ اللہ کا کام ہے۔ وہ خواب دکھائے اور وہ سچی ثابت ہو گئی تو یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہو گیا۔ تمہاری اپنی نیکی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھو۔ وہ اصل نیکی ہوتی ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں نے میڈیسن کے لئے پچھلے سال اپلائی کیا تھا تو مجھے داخلہ نہیں ملا۔ میں کمپیوٹر سائنس پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے بتائیں۔ حضور نے فرمایا پڑھ سکتی ہو۔ ایک واقفہ نو نے کہا میری یونیورسٹی میں ایک پروفیسر ہے وہ ایک کتاب لکھ رہی ہے اس میں ایک آرٹیکل دینا ہے جماعت کے بارے میں تو حضور آپ سے تھوڑی سی راہنمائی لینی تھی۔ کیونکہ اس نے کہا تھا کہ آپ ایک سائنسدان کے نقطہ نظر سے لکھو۔ اس میں کوئی بھی جذبات شامل نہیں ہونے چاہئیں۔ میرے لئے تھوڑا سا مشکل تھا اس لئے میں آپ سے طریقہ کار پوچھنا چاہتی ہوں کہ میں اس کو کیسے کروں؟ حضور نے فرمایا جماعت کی تاریخ لکھنی ہے اس میں کونسا مسئلہ ہے جماعت کا تعارف ہر جگہ موجود ہے تم جماعت کا لکھو۔ تعارف یہ ہی ہے کہ جماعت کیوں بنی، اس لئے بنی کہ

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی۔ چودھویں صدی میں مسیح موعود مہدی معہود آئیں گے۔......اور وہ ہم سمجھتے ہیں آگئے اور مان لیا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو، جماعت جب بنی تو اس کی سچائی کیا ہے؟ جو پیشگوئیاں پوری ہوئیں ان کو بیان کرو کچھ۔ پھر جو جماعت کی ایک سو بائیس، تئیس سالہ زندگی ہے اس میں جو ترقی ہورہی ہے وہ کس طرح ہورہی ہے اسے بیان کرو۔ اس میں جماعت کی سچائی اور اس کا تعارف بھی آجائے گا۔ دونوں چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی۔ دعوت الی اللہ بھی ہو جائے گی اور تمہارا مضمون بھی ہو جائے گا اور کسی کو اثر ہو نہ تمہاری ٹیچر کو اثر ہو جائے گا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ میں نے ابی ٹور (Abitur) کیا ہے اور آرکیٹیکٹ بننا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا پڑھو لیکن پھر یہ ہے کہ کہیں جاب وغیرہ نہ کرنے لگ جانا۔ اسٹڈی کرلو، پھر جب سٹڈی کرلو تو پوچھ لینا کہ آگے کیا کرنا ہے میں نے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں لینگوئج سٹڈی کرنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا اچھی بات ہے کرو۔ واقفہ نو نے کہا کہ البانین زبان میں کرسکتی ہوں۔ حضور نے فرمایا دلچسپی ہے تو کرلو۔ واقفہ نو نے کہا وہ مجھے آتی ہے۔ حضور نے فرمایا پھر کیا چاہتی ہو۔ اس نے جواب دیا انگلش سٹڈی کرنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا جس میں دلچسپی ہے کرلو۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ چھ سال پہلے جو کلاس ہوئی تھی اس میں میں نے کہا تھا کہ میں نے پائلٹ بننا ہے تو آپ نے منع فرمایا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا کروں۔ حضور نے فرمایا یا پائلٹ بننا ہے یا کچھ بھی نہیں بننا، یہ تو بچوں والی باتیں ہیں جذباتی، جہاز اڑتا دیکھ لیا تو پائلٹ بننا ہے۔ وہ لکھ رہی ہے ناں مضمون جذبات سے پاک ہو کر باتیں کرنی ہیں۔ جذبات ہر جگہ پاک کرنے پڑتے ہیں۔ واقفہ نو نے اپنے مضامین ہسٹری اور بیالوجی کے بارہ میں بتایا۔ حضور نے فرمایا ہسٹری میں کرلو، آرکیالوجی میں کرلو۔ واقفہ نو نے نظم سنانے کی اجازت مانگی۔ وقت کی کمی کی وجہ سے حضور نے فرمایا سوال کریں۔

ایک واقفہ نو نے کہا کہ میں سائنس میں دلچسپی رکھتی ہوں اور فارسی پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا اچھی بات ہے ضرور پڑھو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگلے سال ابی ٹور ختم ہونے کے بعد میں اسلامک سٹڈی یا عرب لینگوئج پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ابی ٹور میں کیا مضمون ہیں۔ اس نے جواب دیا ہسٹری اور انگلش ہیں۔ حضور نے فرمایا عربک لینگوئج کرو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں نے اپنا ابی ٹور مکمل کیا ہے میں آن لائن جرنلزم پڑھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا کیوں یونیورسٹی نہیں جاسکتی۔ کرو جرنلزم اچھی بات ہے تاکہ اخباروں میں لکھ سکو۔

دوران پڑھائی خدمت کا موقع

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں میڈیکل کے دوسرے سال میں ہوں کیا ہم دوران تعلیم بھی خدمت پیش کرسکتے ہیں۔ افریقہ جاسکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اگر والدین محرم کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں اور کوئی لڑکیوں کا چار پانچ سات دس کا گروپ جارہا ہو لجنہ کے تحت تو پھر تو ٹھیک ہے۔ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم نماز سورج کے حساب سے پڑھتے ہیں تو اگر سویڈن کے نارتھ میں جائیں تو وہاں تو چھ چھ ماہ سورج نہیں نکلتا وہاں کیا کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا وہاں چوبیس گھنٹے کو ڈیوائڈ کرلو۔ جہاں دھوپ ہے وہاں ٹھیک ہے لیکن جہاں سورج نہیں ہوتا وہاں یہ نہیں ہوسکتا کہ تم نے آج فجر کی نماز پڑھی ہے تو چھ مہینے کے بعد مغرب کی نماز پڑھو۔ پہلی بات یہ کہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اب اس کو چوبیس گھنٹوں میں ڈیوائڈ کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ قیاس کرلینا تصور کرلینا خیال کرنا کہ یہ فجر کا وقت ہوگیا، یہ ظہر کا وقت ہوگیا، یہ عصر کا یہ مغرب کا یہ عشاء کا۔ نہ کوئی چھ مہینے روزے رکھ سکتا ہے۔ چھ مہینے کا لمبا روزہ بھی کوئی نہیں رکھ سکتا کہ بھوکا رہے۔ اس کو بھی اسی طرح دس بارہ سولہ گھنٹوں میں ڈیوائڈ کرلینا ہوگا۔ سورج نکل رہا ہو یا سورج ڈوب رہا ہو اس وقت نماز نہ پڑھو۔ اصل شرط تو یہ ہے لیکن جہاں مجبوری ہے قانون قدرت ہے اس طرح چلنا ہے۔ ایک نارمل جنرل اصول بنادیا ہے نارمل حالات ہیں اور جہاں خاص حالات ہیں اندھیرا یا رات رہنی ہے وہاں رات کو بھی تم نے پانچ نمازوں میں ڈیوائڈ کرنا ہے۔ نہ صرف سورج کو بلکہ رات کو بھی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا اب جماعت کو کونسی زبانوں کی زیادہ ضرورت ہے جو ہم سیکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا جماعت کو ہر زبان کی ضرورت ہے۔ آپ لوگوں کو یہاں دلچسپی کس چیز میں ہے۔ یورپ کی بہت ساری زبانیں ہیں۔ سیکھیں، سیکھ سکتی ہیں۔ جرمن فرنچ میں تو ہمارے پاس کافی لوگ ہیں۔ ایسٹرن یورپین زبانیں ہیں۔ سیکھ سکتی ہیں تو کئی سیکھیں۔

آزمائش میں ڈالا جاتا

ایک واقفہ نو نے پوچھا میں نے سنا ہے کہ اگر اللہ میاں کسی کو آزمائش میں نہ ڈالے تو وہ نیک نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کسی کو آزمائش میں ڈالے بغیر ہی انعامات سے نوازتا چلا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اگر آزمائش میں ڈالتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اسے دکھ اور تکلیف کے لئے ڈالتا ہے بلکہ نیکیوں میں اس کے معیار کو بڑھانے کے لئے۔ جو نیک لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق والے لوگ ہیں وہ معیار میں بڑھتے ہیں۔ اسی لئے انبیاء جو ہیں وہ سب سے زیادہ مشکل میں ڈالے جاتے ہیں۔ تکالیف میں ڈالے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے زیادہ پیارا انسان تو اللہ تعالیٰ کو دنیا میں کوئی نہیں۔ آپؐ کو ہی دیکھ لو کتنی مشکلات میں ڈالا گیا ہے۔ شروع میں جب مکہ میں نماز پڑھ رہے ہیں کعبے میں تو اونٹ کی اوجھڑی آپؐ پر ڈال دیتے تھے، آپؐ کی گردن کو کپڑے سے اس سختی سے لپیٹا کہ سانس رکنے لگ گیا۔ شعب ابی طالب میں ڈھائی سال کے لئے قید کیا آپؐ کو اور صحابہ کو جہاں بھوک پیاس تھی۔ پھر اور ظلم ہوتے رہے آپؐ پر بھی اور آپؐ کے صحابہ پر بھی۔ مدینے جا کر بھی جو ظلم ہوسکتے تھے کئی جنگوں کی صورت میں۔ لیکن یہ سب امتحان تھے۔ اس میں سے جب اللہ تعالیٰ نے گزار دیا اور اسی طرح حضرت ایوبؑ کی مثال دی جاتی ہے جب صبر سے گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو انعامات سے نواز دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ دنیا کو بتائے کہ ان کا خاص تعلق میرے ساتھ ہے اور اسی ابتلاء اور مشکل میں پڑنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو نہیں بھولتے نہ اس تعلق کو توڑتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو مالک ہے وہ بعض لوگوں کو ابتلاء میں ڈالے بغیر ہی انعامات سے نوازتا چلا جاتا ہے اور کوئی مشکلات ان کو نہیں آتیں۔ یہ کہنا کہ ابتلاء نہ آئے تو انسان نیک نہیں ہوتا یہ غلط ہے۔ لیکن اگر ابتلاء آئے اور اس میں استقلال نہ دکھاؤ اور ثابت قدم نہ رہو تو پھر وہ ابتلاء جو ہے وہ امتحان جو ہے وہ ابتلاء بن جاتا ہے۔ مصیبت بن جاتی ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں لینگوئج سیکھنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا کونسی زبان کی طرف رجحان ہے۔ اس نے جواب دیا انگلش اور جرمن۔ حضور نے فرمایا جرمن زبان میں کرو پھر لکھو گی اخباروں میں۔

وقف کی خواہش

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری دس سالہ بہن کی خواہش ہے کہ وہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہو۔ حضور نے فرمایا وقف نو تو پیدائش سے پہلے ہوتا ہے۔ اب وہ پڑھ لکھ کے اگر کسی قابل بن جائے تو بڑے ہو کر وقف کردے۔

قرآن کریم میں پردے کا حکم

ایک واقفہ نو نے پوچھا سب سے پہلے کہاں پردے کا حکم ہوا ہے۔ ہمیں تو پتہ ہے کہ قرآن مجید میں ہوا ہے اس سے پہلے کہاں ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا بات یہ ہے کہ پردے کا ہر ایک مذہب کے لحاظ سے حکم تھا اور ہے۔ اصل چیز حیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا قصہ آتا ہے کہ دو عورتیں کھڑی تھیں پانی پلانے کے لئے۔ وہ مردوں میں نہیں جارہی تھیں کہ جب تک مرد پانی پلا کر پیچھے نہ ہٹ جائیں تب وہ اپنے جانوروں کو لے کر پانی پلانے کے لئے جائیں۔ وہاں ایک حیا ہی تھی جو ان کو روک ڈال رہی تھی۔ پھر جب حضرت موسیٰ کو بلانے آئی ان میں سے ایک بہن تو وہ حیا سے شرماتی ہوئی آئی۔ تو ایک حیا تھی اس کے لئے جس کا اظہار ہورہا تھا کیونکہ وہاں مرد کوئی نہیں تھا۔ پھر حضرت موسیٰ کو جب گھر میں رکھا تو گھر میں اس کے بوڑھے باپ نے ان کے ساتھ شادی کردی۔ ایک یہ بھی اس کا مطلب ہے۔ کیونکہ گھر میں اور بھی لڑکیاں ہیں۔ گھر میں اور مرد نہیں رہ سکتا اسی لئے ایک سے شادی کردی کہ جو محترم رشتہ ہے وہ بن جائے۔ ہر مذہب میں حیا کا تصور قائم ہے اور حیا کے تصور کے ساتھ ہی پردہ ہوتا ہے۔ عیسائیوں میں دیکھ لو ننیں (Nonns) اپنے سروں کو ڈھانپ کے رکھتی ہیں۔ لمبے اور ڈھیلے چوغے پہنتی ہیں۔ اس سے پہلے جو شرفاء تھے انگلستان میں بھی یورپ میں بھی ان کے لباس ڈھکے ہوئے ہوتے تھے۔ عورت کو حیا کا احساس ہونا چاہئے اور دینی پردہ حیا کا بہترین احساس پیدا کرتا ہے۔

باجماعت نماز پڑھو

ایک واقفہ نو نے سوال پوچھا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھ سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ عورت پر باجماعت نماز فرض نہیں ہے۔ واقفہ نو نے پوچھا کہ حج کرنے جب جاتے ہیں تو وہاں کیا کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا حج کرنے جاتے ہیں تو وہاں بہت سارے ایسے فرقے ہیں جو امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ تو وہ اگر اپنی امامت علیحدہ کرواسکتے ہیں تو احمدی گروپ کی صورت میں جائیں اور جاتے ہیں اور اپنی نماز پانچ دس منٹ لیٹ کر کے اپنی امامت علیحدہ کروالیتے ہیں۔ یا بہت مجبوری ہو تو اپنی نماز علیحدہ پڑھ لیتے ہیں۔ وہاں یہ نہیں ہے کہ صفیں باندھ کر ایک لائن میں کھڑے ہو جائیں۔ ٹکڑیوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ایسی جگہ جہاں ایسی صورت پیدا ہوتی ہے تو اپنی نماز پڑھتے رہیں اور بعض دفعہ اگر فتنے کا خطرہ ہو تو نیت یہ ہو کہ میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ رہی ہوں اور اس کے بعد اس کی تکبیر سے پہلے یا بعد میں جو عمل ہے رکوع اور سجود کا اس کو آگے پیچھے کرلیں لیکن عموماً یہی ہے کہ احمدیوں کو گروپ کی صورت میں جانا چاہئے امامت علیحدہ کروانی چاہئے اور کرواتے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ ہم کیوں نہیں پڑھتے یہ پتا ہے تمہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس نے زمانے کے امام کو نہیں مانا۔ اس کو جھوٹا کہہ رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے امام پر الزامات لگا رہا ہے اس کو ہم اپنا امام کس طرح بنالیں۔ جب انہوں نے تکفیر کے فتوے لگائے ہیں تب حضرت مسیح موعود نے کہا تھا کہ ان کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھنی اور اگر ان سے کہو کہ میں احمدی ہوں میرے پیچھے نماز پڑھ لو تو وہ کبھی بھی نہیں پڑھیں گے۔

آخر میں حضور اقدس نے فرمایا کافی دیر ہوگئی ہے تم لوگوں نے آدھا گھنٹہ زائد لے لیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالباری ملک صاحب

سابق امیر یوکے، مخلص خادم دین اور سفیر پاکستان

مکرم آفتاب احمد خان صاحب کا ذکر خیر

مکرم آفتاب احمد خان صاحب کا شمار ان چند خوش نصیب احمدیوں میں سے ہے جنہوں نے وطن عزیز کی خدمت کر کے دنیا میں بھی خوب کمال حاصل کیا اور نام کمایا اور جماعت کی شاندار خدمات کا اعزاز پا کر دین میں بھی خوب عزت پائی اور خلیفہ وقت کی قربت، شفقت، پیار اور دعائیں بھی خوب حاصل کیں۔ آپ انتہائی دھیمی آواز کے مالک، بڑے ہی خوش اخلاق، خوش لباس، گرمجوش طبیعت اور دلکش شخصیت کے مالک تھے۔ جس شخص سے بھی ملتے پہلی ملاقات میں ہی اس کو اپنا گرویدہ بنا لیتے۔ ہر کسی کے ساتھ ہمدردی اور خلوص سے پیش آتے، ہر شخص کی بات کو توجہ سے سنتے اور جہاں تک ممکن ہوتا مدد کرنے کی کوشش کرتے۔ انگریزی اور اردو زبانوں پر ان کو پورا عبور حاصل تھا۔ ان کی ہر بات علمی اور پراثر ہوتی۔

آپ 24 ستمبر 1924ء کو لاہور میں مکرم ثناء اللہ صاحب اور محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ کے والد صاحب انسپکٹر آف سکولز تھے اس لئے آپ بچپن میں مختلف مقامات پر رہے اور مختلف سکولوں میں ابتدائی تعلیم حاصل کی، ان میں گورنمنٹ ہائی سکول پنڈی بھٹیاں اور گورو نانک خالصہ کالج گوجرانوالہ شامل ہیں۔ اعلیٰ تعلیم آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کی اور وہاں تعلیم کے دوران ہی آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے 1945ء میں تاریخ میں ایم اے کیا۔

آپ کی پہلی ملازمت گورڈن کالج راولپنڈی میں تھی۔ 1945ء سے 1947ء تک آپ یہاں تاریخ اور انگریزی پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد 1947ء میں آپ انکم ٹیکس کے محکمہ سے منسلک ہو گئے۔ 1948ء میں آپ پاکستان کے دفتر خارجہ کے افسروں کے پہلے گروپ میں شامل ہو گئے۔

آزادی کے بعد قائداعظم نے پاکستان کے سفراء کا جو پہلا گروپ بیرونی ممالک میں بھجوایا آپ ان میں شامل تھے۔ آپ کا تقرر واشنگٹن، نیو یارک، جکارتہ، لندن، دہلی، اٹلی، یوگوسلاویہ میں ہوا۔ آپ 1984ء میں پاکستان کی فارن سروس سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نے بڑی محنت اور دیانتداری سے اپنے وطن کا نام روشن کیا اور خدمات سرانجام دیں۔ ہر ملک کے حکمرانوں، سرکاری افسران اور سیاسی وسفارتی شخصیات سے تعلقات بھی قائم کئے اور ان کے دلوں میں آپ کا خوب احترام اور عزت پیدا ہوئی۔ آپ کا شمار پاکستان کے سینئر ترین سفیروں اور کامیاب ترین ڈپلومیٹس میں ہوتا تھا۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے وزراء، افسران اور سفیر حضرات آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ لندن میں قیام پذیر ہو گئے اور لندن کی مشہور سڑک Hanger Lane میں ٹیوب سٹیشن کے پاس ہی ایک صاف ستھرے اور خاموش علاقے میں گھر خرید کر وہاں اپنی بیگم اور بچوں کے ساتھ رہائش اختیار کی۔

آپ کی شادی محترمہ عطیہ آفتاب خان صاحبہ سے ہوئی جو پاکستان کے مشہور اور مایہ ناز ماہر تعلیم، گورنمنٹ کالج لاہور اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل مکرمی جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کی بیٹی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی لندن ہجرت کے بعد خاکسار کو کچھ عرصہ بیت الفضل میں خدمات کا موقع ملا۔ اسی دوران ایک روز ایک خوش شکل اور خوش لباس شخص کچھ پوچھنے کیلئے ہمارے پاس آئے۔ جب وہ چلے گئے تو خاکسار نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے تو پتہ چلا کہ یہ ایمبیسیڈر آفتاب احمد خان صاحب ہیں۔ خاکسار کی یہ خوش قسمتی ہے کہ بعد میں ان کے ساتھ احترام کا ایک قریبی رشتہ قائم ہو گیا اور وقتاً فوقتاً ان سے ملاقات ہوتی رہتی۔ ہر ملاقات بڑی دلچسپ ہوتی اور ہر ملاقات میں ان سے کوئی نئی بات سیکھنے کو ملتی۔

جب محترمی انور کاہلوں صاحب کو حضور انور نے امیر یوکے مقرر فرمایا تو محترمی آفتاب خان صاحب کو نائب امیر مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد تو محترمی آفتاب خان صاحب کا روزانہ بیت آنا جانا رہتا۔ ہر شخص کے ساتھ بڑی شفقت سے سلوک فرماتے اور اگر ان سے کوئی رہنمائی کی درخواست کی جاتی تو بڑی توجہ سے بات کو سنتے اور بڑے پیار سے رہنمائی فرماتے اور مفید مشورے دیتے۔

محترمی آفتاب خان صاحب ساری عمر پاکستان کے سفیر کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے لیکن ان میں روایتی اکڑ والی کوئی بات نہیں تھی، عاجزی کی صفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ محترمی امیر صاحب کے سامنے اس طرح احترام سے بیٹھتے جس طرح کوئی شاگرد اپنے استاد کے سامنے بیٹھتا ہے۔ ان کی کامل اطاعت کرتے اور اگر ان کے ذمہ کوئی کام لگایا جاتا تو پوری توجہ سے اور محنت سے اس کام کو سرانجام دیتے۔ آپ نائب امیر کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیتے اور حضور انور کے ارشادات کے مطابق بعض دوسری انتہائی اہم ذمہ داریاں بھی سرانجام دیتے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو امیر یوکے مقرر فرمایا تو خاکسار نے شام کے وقت ان کو گھر فون کر کے مبارکباد پیش کی، خاکسار ان دنوں شمالی انگلستان کی مجالس خدام الاحمدیہ کا ریجنل قائد تھا۔ خاکسار نے اپنی طرف سے اور اپنی مجالس کے خدام کی طرف سے آپ کو مکمل اطاعت اور تعاون کا یقین دلایا۔ محترم خان صاحب کی اس وقت عجیب حالت تھی۔ بڑے ہی جذباتی تھے اور بار بار دعا کی درخواست کرتے جاتے۔ کہتے کہ میں تو ایک ناچیز بندہ ہوں، اتنا جماعتی کاموں کا تجربہ اور علم بھی نہیں لیکن حضور انور نے اس ناچیز پر اعتماد فرماتے ہوئے اتنی بھاری ذمہ داری ڈالی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے حضور انور کی ساری خواہشوں کو پورا کرنے والا بندہ بنائے اور حضور انور کے اعتماد پر پورا اتروں، مقبول خدمت دین کی توفیق ملے اور حضور انور اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والا بندہ بنوں۔

خاکسار نے محترمی امیر صاحب کو بریڈفورڈ آنے کی دعوت دی۔ آپ نے وعدہ کیا کہ اپنی پہلی فرصت میں ہی حضور انور سے اجازت لے کر ضرور بریڈفورڈ آؤں گا۔

کچھ ہی عرصہ کے بعد آپ اس وقت کے نیشنل قائد خدام الاحمدیہ یوکے محترمی میاں محمد صفی صاحب کے ہمراہ بریڈفورڈ تشریف لائے۔ خاکسار نے اپنے گھر میں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا جس میں مجلس عاملہ کے ممبران کو بھی مدعو کیا ہوا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ جگہ خاصی تنگ تھی اس لیے کمرے میں کھچا کھچ مہمان بھرے ہوئے تھے۔ محترمی امیر صاحب آتے ہی سب کے ساتھ گھل مل گئے۔ کھانے کے بعد بیت الذکر کیلئے روانگی ہوئی جہاں ساری جماعت کو امیر صاحب سے ملنے اور ان کا خطاب سننے کیلئے مدعو کیا گیا تھا۔

خاکسار نے محترمی امیر صاحب سے درخواست کی کہ برائے مہربانی اردو میں خطاب فرمائیں کیونکہ سننے والوں کی اکثریت اردو سمجھنے والوں کی ہے۔ ان دنوں بارشوں کا موسم تھا اور تیز بارش کی وجہ سے بیت الذکر کے بڑے ہال کی چھت رات کو ٹپکتی رہی جس کی وجہ سے کارپٹ گیلا تھا۔ محترمی امیر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج میں دو چیزیں زندگی میں پہلی بار کر رہا ہوں ایک تو باری ملک نے مجھے اردو میں تقریر کرنے کا کہا ہے اس لئے زندگی میں پہلی بار اردو میں آپ سے مخاطب ہوں۔ دوسرے میں پہلی بار گیلے پاؤں کے ساتھ تقریر کر رہا ہوں۔ اس تقریر میں آپ نے بڑے جذباتی ہو کر احباب جماعت کو ان کی دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کے ساتھ عقیدت اور کامل اطاعت کی تلقین فرمائی۔

خلافت کے ساتھ آپ کا عشق مثالی تھا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خوب قربت بھی نصیب ہوئی لیکن آپ کبھی بھی خلیفہ وقت کے سامنے آنکھیں اوپر نہیں کرتے تھے۔ خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہتے اور ہر ہدایت پر فوراً عمل فرماتے۔ حضور انور کے ہر حکم پر لفظاً لفظاً عمل کرتے اور کرواتے۔ مجالس عرفان کے دوران اور دوسرے مواقع پر حضور کے سامنے بڑے ادب سے بیٹھتے اور بیت الذکر میں کبھی آگے جا کر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے۔ ہم بعض دفعہ آپ سے درخواست کرتے کہ امیر صاحب آپ آگے تشریف لے آئیں۔ اگر حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوتے تو حضور کے قدموں میں بیٹھنے کو ہی سعادت سمجھتے۔ اکثر حضور خود حکم دیتے کہ امیر صاحب کیلئے کرسی رکھیں ورنہ خود کبھی بھی اپنے لیے کرسی ساتھ نہیں رکھوائی۔ اکثر نمازوں کے دوران اور حضور انور کی مبارک مجالس میں آپ کی آنکھیں پُرنم ہوتیں۔ بعض مواقع پر تو حضور انور کے خطبہ جمعہ اور مجالس میں بہت جذباتی ہو جاتے اور مشکل سے اپنے آنسوؤں کو روکتے۔

جلسہ سالانہ یوکے کے مواقع پر آنے والے معزز مہمانان کا جلسہ سے خطاب سے پہلے حضور انور سے ان کا تعارف کرواتے تو بڑی خوبصورتی سے باادب ہو کر حضور کو Commander of the believers کہہ کر پکارتے۔

اپنی مجلس عاملہ کے ممبران، مربیان اور خدام کا خاص طور پر بہت خیال رکھتے تھے۔ کئی مواقع پر خاکسار نے خود یہ دیکھا کہ خود پیچھے ہو کر کسی دوسرے فرد کو آگے کر دیتے تاکہ حضور انور کی قربت حاصل ہو جائے۔ حضور انور کے پاس خدمات سرانجام دینے والے افراد کی بڑے کھلے دل سے تعریف فرماتے اور اگر کسی شخص کے متعلق حضور انور خوشنودی کا اظہار فرماتے تو ضرور اس شخص کو خود خوشخبری دیتے۔

محترمی آفتاب خان صاحب کی امارت کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع دو بار بریڈفورڈ تشریف لائے۔ دونوں مواقع پر محترمی امیر صاحب نے ہماری جماعت کے افراد کو خوب موقع دیا کہ وہ حضور انور کی قربت حاصل کریں۔ خود پیچھے ہو جاتے اور دوسروں کو اشارہ کر دیتے کہ آپ آگے

ہو جائیں۔ یوں ہم سب کو یادگار تصاویر کھنچوانے کے مواقع بھی مل جاتے۔

مکرمی مولانا عطاء المجیب صاحب راشد جو امام بیت فضل لندن، مشنری انچارج یوکے بھی تھے اور آپ کے نائب امیر بھی تھے، آپ ان کو بہت احترام دیتے۔ اجلاسات اور مجلس شوریٰ کے دوران امام صاحب سے دینی معاملات پر مشورہ کرتے اور امام صاحب کو ہر ممکن عزت و احترام دیتے۔

1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ قادیان سے چار ہفتے پہلے خاکسار کو حضور انور کی منظوری سے قادیان جا کر خدمت دین سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ جس دن حضور انور بذریعہ ریل گاڑی دہلی سے امرتسر پہنچے تو ہم مقامی خدام کے ساتھ ریلوے سٹیشن پر حضور انور کے استقبال کیلئے پہنچے ہوئے تھے۔ محترمی آفتاب خان صاحب نے خاکسار کو دیکھا تو بڑی گرمجوشی اور شفقت سے گلے ملے اور مختصر رپورٹ لی۔ پھر حضور انور کو بتانے لگے کہ باری چار ہفتے سے پہلے قادیان پہنچ کر خدمات سرانجام دیتا رہا ہے۔ یہ حضور کے علم میں تو تھا لیکن یہ محترمی امیر صاحب کی شفقت کا ایک خوبصورت طریق تھا کہ نہ صرف خود حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ حضور انور کو بھی سب کے سامنے بتایا اور مزید حوصلہ افزائی فرمائی۔

آپ نے خاکسار کے اوپر ایک بہت بڑا احسان یہ فرمایا کہ حضور انور سے خود یہ اجازت لے لی کہ خاکسار بھی اس تاریخی سفر میں حضور انور کے ساتھ اسی ڈبے میں سفر کرے جس میں حضور انور سفر فرمائیں گے۔ اس طرح اس ناچیز کو بھی حضور انور کے ساتھ سفر کا اعزاز حاصل ہو گیا۔ اور جب منارۃ المسیح نظر آیا تو گاڑی خود روکی۔ اس وقت حضور انور نے لمبی پُرسوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد محترمی امیر صاحب نے حضور انور سے اجازت لے کر مجھے ارشاد فرمایا کہ نعرے لگواؤ۔ اس وقت خاکسار نے خوب جوش سے نعرے لگوائے اور حضور انور نے بھی بڑے جوش سے نعروں کا جواب دیا۔ الحمدللہ

قادیان قیام کے دوران محترمی امیر صاحب ہر وقت خدام کا اور یوکے جماعت کے ممبران کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ہر نماز کے بعد آپ اپنے خدام سے ملنے ہمارے پاس ہماری ڈیوٹی والی جگہ پر تشریف لے آتے۔ ہمارے ساتھ چائے پیتے اور حضور انور کے سفر کے ایمان افروز اور دلچسپ واقعات سناتے۔

اکثر محترمی امیر صاحب ہندوستان کے خاص پھل مثلاً چیکو یا پپیتہ کے بھرے ڈبے یا مٹھائیوں کے ڈبے لا کر ہمیں دیتے۔ قریباً روزانہ ہی محترمی امیر صاحب کی برکت سے ہمیں حضور انور کا تبرک بھی مل جاتا۔ حضور محترمی امیر صاحب کیلئے کھانا یا مٹھائیاں تبرک بھجواتے اور محترمی امیر صاحب ہمارے لیے وہ لے آتے جو ہم سب مزے لے لے کر کھاتے اور امیر صاحب کو دعائیں دیتے۔

ایک شام نماز عشاء کے بعد محترمی امیر صاحب خاکسار کے پاس آئے اور فرمایا کہ چلو ذرا یوکے کے گیسٹ ہاؤس میں جا کر اپنی جماعت کے مہمانوں کا حال پوچھ آئیں۔ یوکے گیسٹ ہاؤس چونکہ کچھ فاصلے پر تھا اس لئے خاکسار نے ٹارچ لی اور محترمی امیر صاحب کے ساتھ پیدل ہی چل پڑا۔ جب ہم گیسٹ ہاؤس پہنچے تو سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ محترمی امیر صاحب کو اپنے درمیان دیکھ کر سب خوشی سے کھل کھلا اٹھے امیر صاحب نے ہر ایک کمرے میں جا کر ہر شخص کا فرداً فرداً حال دریافت فرمایا۔ ایک عورت کی صحت ٹھیک نہیں تھی۔ محترمی امیر صاحب نے خود ان کیلئے مناسب بستر، دوائی اور گرم چائے اور کمرے کا انتظام کروایا اور سب انتظامات ہونے کے بعد رات گئے دارالمسیح کو لوٹے۔

چونکہ حضور کے دورے کے انتظامات کے سلسلہ میں محترمی امیر صاحب نے حضور انور کی ہدایات کے مطابق خود بہت محنت کی تھی اس لیے انہیں قادیان قیام کے دوران ہر وقت حضور انور کے قریب رہنا پڑتا تھا تاکہ حضور انور اگر کوئی نئی ہدایت دیں تو اس پر فوری عمل کیا جا سکے لیکن اس کے باوجود محترمی امیر صاحب وقت نکال کر روزانہ خدام سے ملنے خود چلے آتے تھے اور سب کا خیال رکھتے تھے۔

محترمی جناب آفتاب خان صاحب کا نصیحت کا انداز بھی بڑا پُراثر اور اچھا تھا۔ تقریب میں موقع محل کے مطابق نصائح فرماتے اور حاضرین کی سمجھ کے مطابق سادہ زبان میں نصائح فرماتے۔ مثلاً اگر زیادہ طلاقوں کا ذکر ہوتا تو فرماتے کہ آج کل جن چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلاقیں ہو جاتی ہیں اگر ہمارے گھر میں ایسا ہوتا تو میری اور میری بیگم کی پچاس بار طلاقیں ہو چکی ہوتیں۔

اٹالین طرز کی Cappuccino کافی بڑی محنت سے بڑی مزیدار تیار فرماتے۔ ایک دفعہ بریڈفورڈ کسی جماعتی پروگرام کیلئے آئے ہوئے تھے تو دوپہر کے کھانے کے بعد خاکسار کو کہنے لگے کہ مجھے محترم ڈاکٹر سعید خان صاحب کے گھر لے چلو ہم جب ڈاکٹر صاحب کے گھر پہنچے تو ان کی بیگم محترمہ سلمیٰ خان صاحبہ حسب معمول اصرار کرنے لگیں کہ کھانا کھائیں۔ محترمی امیر صاحب نے بتایا کہ ہم کھانا تو بریڈفورڈ سے کھا کر چلے ہیں اس لیے چائے یا کافی پی لیں گے۔ محترمہ سلمیٰ خان صاحبہ کہنے لگیں آپ لمبا عرصہ اٹلی میں سفیر پاکستان کی حیثیت سے رہے ہیں اس لیے آپ کو کافی تو بہت پسند ہوگی۔ میں وہ بناتی ہوں۔ محترمی امیر صاحب نے اصرار کیا کہ کافی میں خود تیار کروں گا۔ خاکسار نے بھی ان کی کچھ مدد کی۔ محترمی امیر صاحب نے کافی کو تھوڑے سے ٹھنڈے پانی میں ملا کر اس کو خوب پھینٹا۔

اس سے سارے گھر میں کافی کی مزیدار خوشبو پھیل گئی۔ اس کے بعد آپ نے اس میں گرم پانی اور دودھ ملایا۔ شہد ملایا۔ کافی تیار ہو گئی تو کپ کے اوپر کافی کی جھاگ سی بن گئی جس کے اوپر محترمی امیر صاحب نے کچھ کافی کے دانے چھڑک کے مزیدار اٹالین کافی تیار کی تھی۔ اس کو پینے سے مزہ آ گیا۔

1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے سفر یورپ میں خاکسار کو بھی حضور انور کی انتہائی شفقت سے قافلے میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس دورے کے دوران سوئٹزرلینڈ کے مشہور شہر زیورک میں جہاں ہماری خوبصورت بیت الذکر ہے حضور انور نے Nova Park Hotel میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور رائٹرز کے نمائندے کو خصوصی انٹرویو دیا۔ بیت الذکر واپسی پر حضور انور نے محترمی چوہدری ہادی علی صاحب کو جو اس وقت حضور انور کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے تھے حکم دیا کہ باری کو کہیں کہ اس پریس کانفرنس کا اردو ترجمہ کر دے۔ محترمی ہادی علی صاحب نے مجھے فرمایا کہ جرمنی جانے سے پہلے یہ ترجمہ مکمل کرنے کی کوشش کرو۔ محترمی آفتاب احمد خان صاحب بھی حضور انور کے ارشاد پر اس وقت زیورک میں ہی موجود تھے۔ اس وقت سوئٹزرلینڈ کے مربی انچارج محترمی مسعود جہلمی صاحب تھے۔ آپ نے خاکسار کو اپنا دفتر کھول دیا اور ڈکشنریاں اور دوسری ضروری اشیاء دے دیں تاکہ خاکسار وہاں آسانی سے کام کر سکے۔ خاکسار نے وہاں دن رات اپنا کام شروع کر دیا۔ محترمی مسعود جہلمی صاحب اور محترمی امیر صاحب اور دوسرے افراد قافلہ اکثر دفتر میں آ کر خاکسار کے ساتھ بیٹھ جاتے اور جہاں مدد کی ضرورت پڑتی مدد بھی فرماتے۔ اس دوران خاکسار کو یہ مشکل پیش آ گئی کہ حضور انور نے پریس کانفرنس کے دوران انگریزی زبان کے بعض ایسے خوبصورت الفاظ استعمال فرمائے جن کیلئے مناسب اردو ترجمہ خاکسار کو کسی ڈکشنری میں نہیں مل رہا تھا۔ اس موقع پر محترمی آفتاب احمد خان صاحب نے خاکسار کی مدد کی اور ایسے خوبصورت اردو الفاظ بتائے جو ان انگریزی الفاظ کے ترجمہ میں خوبصورتی سے سج گئے۔ اللہ تعالیٰ محترمی جناب مولانا مسعود جہلمی صاحب اور محترمی جناب آفتاب احمد خان صاحب کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک دفعہ بریڈفورڈ میں پاکستان سے نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب بحیثیت چیئرمین کشمیر کمیٹی دورہ پر آئے اور پاکستان قونصلیٹ کے دفاتر میں پاکستانی کمیونٹی کے چیدہ چیدہ افراد سے ملاقات کی اور خطاب فرمایا۔ خاکسار بھی اس تقریب میں مدعو تھا۔ جب خاکسار کا تعارف نوابزادہ صاحب سے کروایا گیا کہ ان کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے تو نوابزادہ صاحب نے حال احوال پوچھنے کے بعد دریافت کیا کہ آفتاب خان صاحب کا کیا حال ہے اور آج کل کیا وہ لندن میں ہی ہوتے ہیں۔

خاکسار نے بتایا کہ وہ لندن میں ہی ہیں اور آج کل ہمارے امیر جماعت احمدیہ یوکے ہیں اور خیریت سے ہیں۔ نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب نے خاکسار کو کہا کہ آفتاب خان صاحب کو میرا خاص طور پر سلام پہنچا دینا۔ خاکسار نے یہ پیغام محترمی امیر صاحب کو پہنچایا۔

ایک دفعہ سابق وزیراعظم پاکستان بینظیر بھٹو صاحبہ بھی بریڈفورڈ کسی تقریب میں شمولیت کیلئے آئیں۔ ان کو بھی علم تھا کہ خاکسار جماعت احمدیہ کا ایک ادنیٰ ترین خادم ہے۔ ان سے بھی خاکسار کی جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی دریافت فرمایا کہ ”انکل آفتاب خان“ کیسے ہیں۔ ان سے اگر ملاقات ہو تو میرا سلام پہنچا دینا۔

ایک دفعہ خاکسار کو مشہور انقلابی شاعر حبیب جالب مرحوم کو بریڈفورڈ سے لندن لے کر جانے کا موقع ملا۔ حبیب جالب صاحب نے خاص طور دریافت کیا کہ کیا ممکن ہے کہ محترمی آفتاب خان صاحب سے بھی ملاقات ہو جائے۔ جب ان کو بتایا گیا کہ لندن میں ان کی ملاقات محترمی آفتاب خان صاحب سے بھی ہو گی تو وہ بہت خوش ہوئے۔ لندن پہنچنے پر جب محترمی آفتاب خان صاحب کی ان سے ملاقات ہوئی تو جالب صاحب بہت خوش تھے اور بار بار محترمی آفتاب خان صاحب کا شکریہ ادا کر رہے تھے کہ آپ نے بڑی محنت اور حب الوطنی سے ملک کا نام دنیا کے بہت سے ممالک میں روشن کیا۔

سینئر برطانوی سیاسی و سفارتی رہنماؤں سے بھی آپ کے ذاتی تعلقات تھے۔ مشہور برطانوی سیاست دان کینتھ کلارک جو اس وقت برطانیہ کے وزیر انصاف ہیں کے ساتھ بڑے دوستانہ تعلقات تھے۔ اسی طرح ڈیوڈ میلر جو ان دنوں کھیلوں کے وزیر بھی تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ ان کا بڑے احترام اور عقیدت کا تعلق تھا کے ساتھ بھی محترمی امیر صاحب کے بڑے قریبی اور بے تکلفانہ تعلقات تھے اور اکثر یہ دونوں دوست آپ سے ملنے آتے اور کھانا آپ کے ساتھ کھا کر جاتے۔

اسی طرح بعض اور سرکردہ پاکستانی اور انگریز سیاستدان، سفارت کار اور اکابرین بھی محترم آفتاب خان صاحب کا نام بڑے ادب سے لیتے اور ان کی مادر وطن کیلئے عظیم الشان خدمات کا ضرور تذکرہ فرماتے۔ اکثر کرسمس اور عید کے مواقع پر محترمی امیر صاحب ان کیلئے خاص تحفے بھجواتے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

(مسرور اکیڈمی صادق پور ضلع عمر کوٹ)

مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو مسرور اکیڈمی صادق پور ضلع عمر کوٹ میں ناظرہ قرآن کریم مکمل کرنے والے 3 طلباء کی تقریب آمین زیر صدارت مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ منعقد ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب معلم نظارت تعلیم نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد مکرم نائب ناظر صاحب تعلیم نے بچوں سے قرآن مجید سنا، قاعدہ یسرنا القرآن کی تین دہرائیاں مکمل کرنے والی طالبات کو قرآن کریم ناظرہ کا پہلا سبق پڑھایا اور نصائح کیں۔ آخر پر دعا کرائی۔ تقریب میں طلباء طالبات اور والدین کی کل تعداد تقریباً ڈیڑھ سو تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ مزید بہتر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ سکول پہلے کچی عمارت تھی جو گزشتہ سال سیلاب کی نذر ہو گئی تھی اب خدا کے فضل سے یہ پختہ عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔ (نظارت تعلیم)

ولادت

محترمہ نسرین مبشر صاحبہ دارالیمن شرقی احسان ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے مورخہ یکم اکتوبر 2012ء کو خاکسار کی بیٹی مکرمہ بینش انعم صاحبہ اہلیہ مکرم عدنان احمد صاحب لاہور کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام مباذش احمد عدنان رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم میر مبشر احمد ناصر صاحب کا نواسہ، مکرم محمد سلیمان صاحب آف لاہور کا پوتا، والد کی طرف سے مکرم ناظر حسین صاحب مرحوم کی نسل سے اور والدہ کی طرف سے مکرم میر غلام محمد کشمیری صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل و کرم سے نیک، صالح، خادم دین، صحت و سلامتی والی فعال لمبی زندگی والا، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جماعت احمدیہ کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

سانحہ ارتحال

مکرم آصف محمود بھٹی صاحب سینئر نگران شعبہ صلوٰۃ انجمن تاجران ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر امۃ السلام صاحبہ مورخہ 21 ستمبر 2012ء کو طویل علالت کے بعد بعمر 74 سال فلاڈلفیا پنسلوانیہ امریکہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مورخہ 24 ستمبر 2012ء کو مرحومہ کی نماز جنازہ بعد از نماز مغرب و عشاء محترم اظہر حنیف صاحب نے بیت النصر ویلنگ بورو نیوجرسی امریکہ میں پڑھائی۔ مورخہ 25 ستمبر 2012ء کو اوڈ فیلوز قبرستان برلنگٹن نیوجرسی امریکہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم اظہر حنیف صاحب نے ہی کروائی۔

محترمہ ڈاکٹر امۃ السلام صاحبہ 6 مارچ 1938ء کو پشین کوئٹہ بلوچستان میں پیدا ہوئیں۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کے والد کا نام محترم شیخ شاہ محمد صاحب مرحوم ولد محترم شیخ فتح محمد صاحب مرحوم اور والدہ کا نام محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ مرحومہ ولد حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھا۔ محترمہ ڈاکٹر امۃ السلام صاحبہ نے کالج تک تعلیم کوئٹہ سے مکمل کی اور ایم بی بی ایس کی ڈگری ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی سے حاصل کی۔ اپنے میڈیکل کیریئر کے دوران ایک قابل فزیشن، سرجن اور گائناکالوجسٹ کی حیثیت سے سینڈیمن سول ہسپتال کوئٹہ، میٹروپولیٹن کارپوریشن کوئٹہ اور پاکستان ریلوے کراچی کیلئے کئی سال ملازمت کے دوران نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ 10/اکتوبر 1968ء کو آپ کی شادی محترم انجینئر مبشر احمد ناصر صاحب سے کوئٹہ میں ہوئی۔ آپ مکرم عبدالرحمٰن صابر صاحب مرحوم سنگر مشین گوجرانوالہ والے اور مکرمہ زینب بی بی صاحبہ مرحومہ کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ مرحومہ تہجد گزار، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور مذہبی رجحان کی حامل نیک سیرت اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ آپ کی شخصیت کی نمایاں خصوصیات میں محبت اور شفقت صبر اور درگزر، سادگی اور توکل علی اللہ، خدمت خلق اور شائستگی شامل تھیں۔ متعدد بار آپ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان میں رضاکارانہ طور پر ڈاکٹر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ نیز جماعت ضلع کراچی اور ضلع لاہور کی جانب سے متعدد بار میڈیکل کیمپ لگائے اور بے شمار غریب اور نادار مریضوں کا مفت علاج کیا۔

جون 2003ء میں آپ اپنے شوہر انجینئر مبشر احمد ناصر صاحب کے ساتھ پاکستان سے امریکہ ہجرت کر گئیں اور اپنی وفات تک وہاں پر ہی مقیم رہیں۔ آپ نے سوگواروں میں پانچ بہنیں مکرمہ امۃ المجید صاحبہ، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ، مکرمہ امۃ المتین صاحبہ پاکستان، مکرمہ ثریا سعید صاحبہ امریکہ، مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ کینیڈا، ایک بھائی مکرم عبدالرشید صاحب پاکستان، ایک بیٹی مکرمہ امۃ النور صاحبہ کلفٹن نیوجرسی امریکہ، چھ بیٹے مکرم منور احمد صاحب، مکرم محمد اقبال احمد صاحب لاہور، مکرم مظفر احمد صاحب، مکرم سلیمان احمد صاحب، مکرم قمر احمد صاحب، مکرم مدثر احمد صاحب فلاڈلفیا امریکہ، پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ آپ خلافت احمدیہ سے سچی اور بے پناہ محبت کرنے والی خاتون تھیں اور اپنی زندگی کے دوران چار خلفائے احمدیت کا زمانہ پایا۔ آپ امریکہ میں سنٹرل جرسی اور فلاڈلفیا میں لجنہ کی فعال رکن تھیں۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی آخری آرام گاہ کو کشادہ کر دے اور اپنے نور سے بھر دے۔ ان کے جسم اور روح کو برف اور اولوں کے پاک پانی سے مصفا کر دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عامر شہزاد عادل صاحب آف نبی سر روڈ ضلع عمر کوٹ معلم سلسلہ میرا بھڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو بیٹے عزیزم نبیل شہزاد عمر پونے تین سال اور عزیزم خاقان احمد عادل واقف نو عمر 9 ماہ مورخہ 3/اکتوبر 2012ء کو مختصر علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئے۔ سندھ سے خاکسار کے والدین و دیگر عزیز و اقارب کے ربوہ پہنچنے پر مورخہ 5/اکتوبر 2012ء کو دونوں بچوں کی نماز جنازہ بعد از نماز جمعہ و عصر بیت المہدی ربوہ میں مکرم محمد آصف عدیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کو صبر اور حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ان تمام احباب اور لواحقین زندگی بھائیوں کا بے حد مشکور ہے جنہوں نے غم کی اس گھڑی میں شریک غم ہو کر خاکسار کے دکھ کو برابر کا محسوس کیا ایسا ہی خاکسار ان تمام احباب کا بھی مشکور ہے جو اندرون و بیرون پاکستان بذریعہ فون اظہار تعزیت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ اور بیٹا سلمان شہزاد تا حال زیر علاج ہیں احباب سے ہماری کامل صحت یابی اور تندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ملازمت کے مواقع

پاکستان نیوی میں مستقل کمیشن کی بنیاد پر ٹرم 2013-A کیلئے بطور پی این کیڈٹ شمولیت اختیار کریں۔ آن لائن رجسٹریشن کیلئے پاکستان نیوی کی آفیشل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.joinpaknavy.gov.pk

رجسٹریشن کی آخری تاریخ 11 نومبر 2012ء ہے۔

منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ کے تحت ایک ترقیاتی منصوبے کیلئے کنٹریکٹ کی بنیاد مختلف ٹریڈز میں (پے اسکیل 1 تا 20) میں 86 آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

پاک فوج انجینئرز سینٹر ریکارڈ ونگ رسالپور کینٹ میں ہیڈ کلرک/ اسسٹنٹ، UDC (اپر ڈویژن کلرک) LDC (لوئر ڈویژن کلرک) کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور کو اسسٹنٹ نیٹ ورک ایڈمنسٹریشن اور ایسوسی ایٹ انجینئر کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

وفاقی حکومت کے تحت سٹینو ٹائپسٹ، ڈیٹا اینٹری آپریٹر، کلرک، ٹیکنیشن، ڈارک روم اسسٹنٹ، لیبارٹری اسسٹنٹ، وہیکل مکینک، سٹاف ڈرائیور اور جلد ساز کی آسامیوں پر تعیناتی کیلئے پاکستانی شہریوں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 21/اکتوبر 2012ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

پتہ درکار ہے

مکرم انس احمد شکرانی صاحب ولد مکرم شفیق الرحمٰن شکرانی صاحب وصیت نمبر 75580 نے مورخہ 15 فروری 2008ء کو شاہ رکن عالم کالونی ملتان سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی موصی کا دفتر وصیت سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ملک پرویز احمد صاحب ابن مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف مغل پورہ حال نزد شیزان فیکٹری پنڈ روڈ ایک لمبا عرصہ بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد عید سے ایک دن پہلے 26/اکتوبر 2012ء کو وفات پا گئے۔ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ان کی نماز جنازہ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دارالضیافت ربوہ میں پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔مرحوم چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے داماد تھے۔مرحوم بھائی نے اپنے پیچھے بیوہ اور ایک بیٹی کے علاوہ سات بہن بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔احباب کرام سے ان کے درجات کی بلندی اور مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

محترم چوہدری محمد طفیل صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع نارووال 24/اکتوبر کو اسلام آباد میں سڑک کراس کرتے ہوئے ایک گاڑی سے ٹکرا جانے کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں۔سر میں گہری چوٹ آئی ہے۔تاحال بیہوش ہیں اور PIMS ہسپتال اسلام آباد میں داخل ہیں۔احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ قدسیہ محمود سردار صاحبہ اہلیہ مکرم سردار عبدالغنی صاحب لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے سسر مکرم سردار عبدالسمیع صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور دو تین ماہ سے Lyphoma کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی لمبی برکتوں والی عمر عطا فرمائے۔آمین

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم قریشی احمد ندیم صاحب بوجہ بلڈ کینسر بیمار ہیں اور آجکل انمول ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔روزانہ وائٹ سیل اور فریش خون لگ رہا ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا معجزانہ طور پر شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

محترم محمود احمد خان صاحب سابق ناظم انصاراللہ ضلع میانوالی کا 11 سالہ بیٹا عزیزم شیر علی بلڈ کینسر کی وجہ سے آغا خان کراچی میں زیر علاج ہے۔احباب سے دعا کی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی کو دور کرتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم مبشر ضیاء صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ٹانگ کے Tissu ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئے اور پلستر لگا ہوا ہے۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔اکتوبر

طلوع فجر	4:56
طلوع آفتاب	6:21
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:22

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ضرورت سیکیورٹی گارڈ
الصادق اکیڈمی میں سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے
جو کہ اسلحہ کا لائسنس رکھتا ہو۔ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی
اپنے کوائف صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ
مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی میں جمع کروائیں
مینیجر الصادق اکیڈمی
6214434-6211637

موسم سرما کی بہترین نئی ورائٹی دستیاب ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے

FR-10